حج کی حقیقت

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہٗ

شیخ المشائخ، قطبِ دوراں حضرت شبلی بغداری قدس سرہٗ (۸۶۱ء۔۹۴۲ء) کے ایک مرید حج کر کے آئے تو شیخ نے ان سے سولات فرمائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ نے دریافت فرمایا کہ تم نے حج کا ارادہ اور عزم کیا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ جی پختہ قصد حج کا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ان تمام ارادوں کو ایک دم چھوڑنے کا عہد کرلیا تھا جو پیدا ہونے کے بعد سے آج تک حج کی شان کے خلاف کیے؟ میں نے کہا یہ عہد تو نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر حج کا عہد ہی نہیں کیا۔

پھر شیخ نے فرمایا کہ احرام کے وقت بدن کے کپڑے نکال دیئے تھے؟ میں نے عرض کیا جی بالکل نکال دیئے تھے۔ آپ نے فرمایا اس وقت اللہ کے سوا ہر چیز کو اپنے سے جدا کر دیا تھا؟ میں نے عرض کیا ایسا تو نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا تو پھر کپڑے ہی کیا نکالے۔

آپ نے فرمایا وضو اور غسل سے طہارت حاصل کی تھی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں بالکل پاک صاف ہوگیا تھا۔ آپ نے فرمایا اس وقت ہر قسم کی گندگی اور لغزش سے پاکی حاصل ہوگئی تھی؟ میں نے عرض کیا: یہ تو نہ ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا پھر پاکی کیا حاصل ہوئی۔

پھر آپ نے فرمایا: لبیک پڑھا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں لبیک پڑھا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ کی طرف سے لبیک کا جواب ملا تھا؟ میں نے عرض کیا: مجھے تو کوئی جواب نہیں ملا۔ تو فرمایا کہ پھر لبیک کیا کہا۔

پھر فرمایا کہ حرم محترم میں داخل ہوئے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ داخل ہوا تھا۔ فرمایا اس وقت ہر حرام چیز کے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ترک کا جزم کرلیا تھا؟ میں نے کہا کہ یہ تو میں نے نہیں کیا۔ فرمایا کہ پھر حرم میں بھی داخل نہیں ہوئے۔

پھر فرمایا کہ مکہ کی زیارت کی تھی؟ میں نے عرض کیا: جی زیارت کی تھی۔ فرمایا اس وقت دوسرے عالم کی زیارت ہوئی؟ میں نے عرض کیا کہ اُس عالم کی تو کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ فرمایا پھر مکہ کی بھی زیارت نہیں ہوئی۔

پھر فرمایا کہ مسجدِ حرام میں داخل ہوئے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ داخل ہوا تھا۔ فرمایا کہ اس وقت حق تعالیٰ شانہ کے قرب میں داخلہ محسوس ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ مجھے تو محسوس نہیں ہوا۔ فرمایا کہ تب تو مسجد میں بھی داخلہ نہیں ہوا۔

پھر فرمایا کہ کعبہ شریف کی زیارت کی؟ میں نے عرض کیا کہ زیارت کی۔ فرمایا کہ وہ چیز نظر آئی جس کی وجہ سے کعبہ کا سفر اختیار کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے تو نظر نہیں آئی۔ فرمایا پھر تو کعبہ شریف کو نہیں دیکھا۔

پھر فرمایا کہ طواف میں رَمل کیا تھا؟ (خاص طور سے دوڑنے کا نام ہے) میں نے عرض کیا کہ کیا تھا۔ فرمایا کہ اس بھاگنے میں دنیا سے ایسے بھاگے تھے جس سے تم نے محسوس کیا ہو کہ تم دنیا سے بالکل یکسو ہو چکے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ ایسا تو نہیں محسوس ہوا۔ فرمایا کہ پھر تم نے رَمل نہیں کیا۔

پھر فرمایا کہ حجرا سود پر ہاتھ رکھ کر اس کو بوسہ دیا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ایسا کیا تھا۔ تو انھوں نے خوف زدہ ہو کر ایک آہ کھینچی اور فرمایا: تیرا ناس ہو، خبر بھی ہے کہ جو حجرِ اسود پر ہاتھ رکھے وہ گویا اللہ جل شانہ سے مصافحہ کرتا ہے اور جس سے حق سبحانہ وتقدس مصافحہ کریں وہ ہر طرح سے امن میں ہو جاتا ہے، تو کیا تجھ پر امن کے آثار ظاہر ہوئے؟ میں نے عرض کیا کہ مجھ پر تو امن کے آثار کچھ بھی ظاہر نہیں ہوئے۔ تو فرمایا کہ تو نے حجرِ اسود پر ہاتھ ہی نہیں رکھا۔

پھر فرمایا کہ مقامِ ابراہیم پر کھڑے ہو کر دو رکعت نفل پڑھی تھی؟ میں نے عرض کیا کہ پڑھی تھی۔ فرمایا کہ اس وقت اللہ جل شانہ کے حضور میں ایک بڑے مرتبہ پر پہنچا تھا، کیا اس مرتبہ کا حق ادا کیا؟ اور جس مقصد سے وہاں کھڑا ہوا تھا وہ پورا کر دیا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو کچھ نہیں کیا۔ فرمایا کہ تو نے پھر تو مقام ابراہیم پر نماز ہی نہیں پڑھی۔

پھر فرمایا کہ صفا مروہ کے درمیان سعی کے لیے صفا پر چڑھے تھے؟ میں نے عرض کیا چڑھا تھا۔ فرمایا وہاں کیا کیا؟ میں نے عرض کیا کہ سات مرتبہ تکبیر کہی اور حج کے مقبول ہونے کی دعا کی۔ فرمایا کہ تمہاری تکبیر کے ساتھ فرشتوں نے بھی تکبیر کہی تھی؟ اور اپنی تکبیر کی حقیقت کا تمہیں احساس ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ تم نے تکبیر ہی نہیں کہی۔

پھر فرمایا کہ صفا سے نیچے اُترے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ اُترا تھا، فرمایا اس وقت ہر قسم کی علت دور ہو کر تم میں صفائی آ گئی تھی؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ نہ تم صفا پر چڑھے نہ اُترے۔ پھر فرمایا کہ صفا مروہ کے درمیان دوڑے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ دوڑا تھا۔ فرمایا کہ اس وقت اللہ کے علاوہ ہر چیز سے بھاگ کر اس کی طرف پہنچ گئے تھے (غالبًا فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ کی طرف اشارہ ہے جو سورۃ شعراء میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں ہے۔ دوسری جگہ اللہ کا پاک ارشاد ہے فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ (ذاریات: ۳۰) میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ تم دوڑے ہی نہیں۔ پھر فرمایا کہ مروہ پر چڑھے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ چڑھا تھا۔ فرمایا کہ تم پر وہاں سکینہ نازل ہوا اور اس سے وافر حصہ حاصل کیا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ مروہ پر چڑھے ہی نہیں۔ پھر فرمایا کہ منیٰ گئے تھے؟ میں نے عرض کیا: گیا تھا۔ فرمایا کہ اللہ جل شانہ سے ایسی امیدیں بندھ گئی تھیں جو معاصی کے حال کے ساتھ نہ ہوں۔ میں نے عرض کیا کہ نہ ہو سکیں، فرمایا کہ منیٰ ہی نہیں گئے۔

پھر فرمایا کہ مسجد خیف میں (جو منیٰ میں ہے) داخل ہوئے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ داخل ہوا تھا۔ فرمایا کہ اس

وقت اللہ جل شانہ کے خوف کا اس قدر غلبہ ہو گیا تھا جو اس وقت کے علاوہ نہ ہوا ہو؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ مسجد خیف میں داخل ہی نہیں ہوئے۔

پھر فرمایا کہ عرفات کے میدان میں پہنچے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ حاضر ہوا تھا۔ فرمایا کہ وہاں اس چیز کو پہچان لیا تھا کہ دنیا میں کیوں آئے تھے اور کیا کر رہے ہو اور کہاں اب جانا ہے اور ان حالات پر متنبہ کرنے والی چیز کو پہچان لیا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ پھر تو عرفات پر بھی نہیں گئے۔

پھر فرمایا کہ مزدلفہ گئے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ گیا تھا۔ فرمایا کہ وہاں اللہ جل شانہ کا ایسا ذکر کیا تھا جو اس کے ماسوا کو دل سے بھلا دے (جس کی طرف قرآن پاک کی آیت فَاذْكُرُوا اللهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ (بقرہ:۲۵) میں اشارہ ہے، میں نے عرض کیا کہ ایسا تو نہیں ہوا۔ فرمایا کہ پھر تو مزدلفہ پہنچے ہی نہیں۔

پھر فرمایا کہ منیٰ میں جا کر قربانی کی تھی؟ میں نے عرض کیا کہ کی تھی۔ فرمایا کہ اس وقت اپنے نفس کو ذبح کر دیا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ پھر تو قربانی ہی نہیں کی۔

پھر فرمایا کہ رَمی کی تھی (یعنی شیطان کو کنکریاں ماری تھیں)؟ میں نے عرض کیا کہ کی تھی۔ فرمایا کہ ہر کنکری کے ساتھ اپنے سابقہ جہل کو پھینک کر کچھ علم کی زیادتی محسوس ہوئی؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کہ رَمی بھی نہیں کی۔

پھر فرمایا کہ طوافِ زیارت کیا تھا؟ میں نے عرض کیا: کیا تھا۔ فرمایا کہ اس وقت کچھ حقائق منکشف ہوئے تھے اور اللہ جل شانہ کی طرف سے تم پر اعزاز و اکرام کی بارش ہوئی تھی؟ اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ ”حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ کی زیارت کرنے والا ہے“ اور جس کی زیارت کو کوئی جائے اس پر حق ہے کہ اپنے زائرین کا اکرام کرے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ پر تو کچھ منکشف نہیں ہوا۔ فرمایا تم نے طوافِ زیارت بھی نہیں کیا۔

پھر فرمایا کہ حلال ہوئے تھے (احرام کھولنے کو حلال ہونا کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: ہوا تھا۔ فرمایا کہ ہمیشہ حلال کمائی کا اس وقت عہد کر لیا تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا کہ تم حلال بھی نہیں ہوئے۔ پھر فرمایا کہ الوداعی طواف کیا تھا؟ میں نے عرض کیا: کیا تھا۔ فرمایا اس وقت اپنے تن من کو کلیۃً الوداع کہہ دیا تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا کہ تم نے طوافِ وداع بھی نہیں کیا۔

پھر فرمایا دوبارہ حج کو جاؤ اور اس طرح حج کر کے آؤ جس طرح میں نے تم سے تفصیل بیان کی۔

[فضائل حج، ص: ۵۶تا۵۹، مطبوعہ مکتبہ حقانیہ ملتان]